﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	علمی مقالات
تصنیف	مفتی محمد خان قادری
اہتمام	محمد فاروق قادری
کمپوزنگ	اسلامک کمپوزنگ سنٹر
ناشر	کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور
جلد سوم صفحات	432
اشاعت اول	اپریل 2011ء

ملنے کے پتے

☆ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور ☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی
☆ مکتبہ غوثیہ عسکری پارک کراچی ☆ مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد کراچی
☆ احمد بک کارپوریشن راولپنڈی ☆ اسلامک بک کارپوریشن راولپنڈی
☆ مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ راولپنڈی ☆ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
☆ مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ تنظیم المدارس جامعہ نظامیہ لاہور
☆ مکتبہ دارالعلوم دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور
☆ مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور ☆ رضوان کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور
☆ قادری رضوی کتب خانہ دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ نبویہ دربار مارکیٹ لاہور
☆ مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور ☆ مکتبہ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور

کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور

جامعہ اسلامیہ لاہور۔ 6، میلاد سٹریٹ گلشن رحمان ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

042,35300353...0300.4407048

مقالات کے نام

۱۔ نور سے ذات مصطفیٰ ﷺ مراد لینا
(اہل سنت کا موقف نہ کہ اہل بدعت کا) ۵ تا ۴۸

۲۔ رفعتِ ذکر مصطفےٰ ﷺ ۴۹ تا ۶۸

۳۔ درود و سلام کی فضیلت ۶۹ تا ۱۰۴

۴۔ تحفۂ درود و سلام ۱۰۵ تا ۱۴۶

۵۔ حدیث توسل آدم علیہ السلام
ہرگز موضوع نہیں ۱۴۷ تا ۱۸۲

٦۔ ارض خدا ملکیت مصطفےٰ ﷺ ۱۸۳ تا ۲۱۸

۷۔ مسئلہ ترک (کیا رسول اللہ ﷺ کا کسی عمل کو ترک کرنا حرام ہونے کی دلیل ہے) ۲۱۹ تا ۲۶۸

۸۔ آثار رسول ﷺ کی عظمتیں ۲۶۹ تا ۲۸۶

۹۔ اسلام اور خدمت خلق ۲۸۷ تا ۳۱۰

۱۰۔ مولانا عبدالحیؒ لکھنوی کی حیات و خدمات ۳۱۵ تا ۳۳۴

۱۱۔ کیا سگ مدینہ کہلانا جائز ہے؟ ۳۳۵ تا ۴۰۲

۱۲۔ المقالة المرضية فی الرد علی من ینکر الزیارة المحمدية ۴۰۳ تا ۴۱۰

اہم نوٹ: تفصیلی فہرست کتاب کے آخر میں ملاحظہ کیجیے!

اِسلام اور خدمتِ خلق

تصنیف

مُفتی محمّد خان قادری

کاروانِ اسلام رحمانیہ مسجد

205 شادمان لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اسلام وہ دین کامل واکمل ہے جو نہ صرف دینی اور دنیوی ضابطہ حیات ہے بلکہ اس کی تعلیمات قیامت تک بنی نوع انسان کی راہنمائی کرتی رہیں گی اسلام بنیادی طور پر اخوت و محبت کا دین ہے یہ ہمیں محبت والفت اور ایثار و ہمدردی کا سبق دیتا ہے۔ اور ہمیں ایسے معاشرتی اصول بتاتا ہے جن پر عمل پیرا ہونے سے معاشرے میں اخوت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے اور انسان ایک دوسرے کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اسلام کے بتائے ہوئے انہیں زریں اصولوں میں سے ایک خدمت خلق بھی ہے قرآن وحدیث میں خدمت خلق کے متعدد پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے بلکہ اسلام نے مخلوق کی خدمت کو خالق کی خدمت سے تعبیر کیا ہے۔

مسلم شریف کی حدیث پاک میں اس حقیقت کو بہت ہی موثر اور دلنشیں انداز میں بیان کیا گیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری مزاج پرسی نہیں کی بندہ عرض کرے گا اے پروردگار! میں آپ کی بیمار پرسی کیسے کرتا جب کہ آپ تو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں ارشاد ہوگا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی کیا تو نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس موجود پاتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا اور تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا بندہ عرض کرے گا پروردگار! میں آپ کو کھانا کیسے کھلاتا جبکہ آپ تو رب العالمین ہیں ارشاد ہوگا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا کیا تو نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میرے ہاں پاتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا بندہ عرض کرے گا

پروردگار! میں آپ کو پانی کیسے پلاتا جبکہ آپ تو رب العالمین ہیں ارشاد ہوگا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے اس کو پانی نہیں پلایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اس کا ثواب تجھے میرے ہاں ملتا۔ (مسلم شریف)

اسلام ہی انسان کے اندر یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ وہ اس طرح زندگی بسر کرے کہ اس کی ذات سے ہر حال میں خیر کے چشمے جاری ہوں وہ جہاں پہنچے امن و سلامتی کا پیغام بکھیرتا ہے دوسروں کی مشکلات کو دور کرنے کی حتی المقدور کوشش کرے اس کی جسمانی و ذہنی صلاحیتیں اور مالی وسائل دوسرے انسانوں کے کام آئیں کیونکہ اسلام کے نزدیک انسانوں کی خدمت اور ان کی فلاح و بہبود کی ہر کوشش عبادت ہے اگر آج بھی ہم اسلام کے انھیں زریں اصولوں کو اپنائیں تو ہمارا معاشرہ ایک اسلامی معاشرہ بن سکتا ہے

اسلام اور خدمت خلق کے حوالے سے عالم اسلام کے نامور محقق حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری دامت برکاتہم العالیہ نے خوبصورت مقالہ تحریر فرمایا ہے اللہ رب العالمین حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری صاحب کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

والسلام

عمر حیات قادری

ڈائریکٹر صفہ اکیڈمی

لاہور

اسلام اور خدمت خلق

اللہ تعالیٰ نے انسان کا مقصد تخلیق اپنی عبادت قرار دیا ہے ارشاد فرمایا

وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون	ہم نے جن و انس کو فقط اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے

یہ مقصد تب ہی پورا ہو سکتا ہے جب انسان کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے مولیٰ اور خالق و مالک کی خاطر بسر ہو اس کی ہر حال میں یہ کیفیت ہو

ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین	میری نماز' قربانی' میرا جینا اور میرا مرنا فقط اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

جو لمحات و اوقات اس مقصد سے ہٹ کر بسر ہوئے وہ بے مقصد' لغو اور غفلت میں بسر ہوگئے

اسلام جہاں نماز کو عبادت قرار دیتا ہے وہاں والدین کی خدمت کو بھی عبادت قرار دیتا ہے جہاں روزہ عبادت ہے وہاں پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی بھی عبادت ہے جہاں حج فریضہ و عبادت ہے وہاں اولاد کی اعلیٰ تعلیم و تربیت بھی فریضہ اور عبادت ہے جہاں اپنے ایمان و اعمال کی حفاظت ضروری اور لازم ہے اس طرح دوسروں کی خیر خواہی بھی لازم ہے انسانیت کی بھلائی اور خیر خواہی اسلام کا طرہ امتیاز ہے حالانکہ ہمارے معاشرے سے یہ چیزیں ختم ہوتی جا رہی ہیں

آج ہم نے نماز' روزہ اور حج کو تو عبادت سمجھ رکھا ہے۔ مگر انسانیت کی بھلائی اور خیر خواہی کی طرف توجہ ہی نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جابجا اس چیز کی اہمیت کو اجاگر فرمایا ہے آیئے اس سلسلہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ارشادات عالیہ سامنے لاتے ہیں تاکہ ہمارے اذہان بھی ان اہم امور کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں

۱۔ مسلمان سے تکلیف دور کرنا

1۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من نفس عن مسلم کربہ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربہ من کرب یوم القیامہ (المسلم)

جس نے کسی مسلمان کی دنیا میں تکلیف دور کرنے کے لئے کوشش کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس سے تکلیف دور فرمائے گا

2۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

من فرج عن مسلم کربہ فرج اللہ عنہ بہا کربہ من کرب یوم القیامہ (بخاری و مسلم)

جس نے کسی مسلمان سے تکلیف کو دور کر کے اسے کشادگی دی اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اسے قیامت کی پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے گا

تکلیف دور کرنے پر اللہ تعالیٰ کی بخشش و مغفرت کا یہ عالم ہے کہ امام بخاری اور مسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا ایک آدمی نے راستہ میں

وجد غصن شوک فاخرہ فشکرہ اللہ لہ فغفرلہ

کانٹے دار شاخ پائی اس نے اسے وہاں سے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش فرمادی

۲۔ تنگ دست کے لئے آسانی پیدا کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرہ (المسلم)

جس نے کسی تنگ دست کو آسانی دی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی پیدا فرمائے گا

۳۔ مسلمان کے عیوب پر پردہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیامہ (بخاری و مسلم)

جس نے کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا

دوسری روایت میں ہے جس نے دنیا میں کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا

۴۔ مسلمان بھائی کی مدد

1۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اللہ فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیہ (المسلم)

اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس بندہ کی مدد میں رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے

2۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

من کان فی حاجہ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ (بخاری و مسلم)

جو شخص کسی بھائی کی حاجت و ضرورت پورا کرنے میں رہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرنے میں رہتا ہے۔

۳۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لایزال اللہ فی حاجۃ العبد مادام العبد فی حاجۃ اخیہ
(المعجم الکبیر للطبرانی)

اللہ تعالیٰ بندے کی حاجت میں اس وقت رہتا ہے جب تک وہ کسی بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے

دس سالہ اعتکاف سے بہتر

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مسجد نبوی میں اعتکاف میں تھے وہاں ایک شخص آیا اور خاموش ہو کر بیٹھ گیا آپ نے فرمایا میں تمہیں غمزدہ اور پریشان دیکھ رہا ہوں وجہ کیا ہے؟ عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی میں اس لئے پریشان ہوں کہ فلاں کا میں نے قرض دینا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا اس صاحب مزار کی قسم میں اس قرض کی ادائیگی پر قادر نہیں ہوں' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا اس سے میں تیری سفارش کروں؟ عرض کیا آپ جیسے مناسب سمجھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس وقت جوتا پہنا اور مسجد سے باہر تشریف لائے اس نے عرض کیا حضرت آپ اعتکاف میں ہیں کہیں آپ بھول تو نہیں گئے فرمایا

لا ولکنی سمعت صاحب ھذاالقبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والعھد قریب فدمعت عیناہ وھو یقول من مشی فی حاجۃ اخیہ وبلغ فیھا کان خیرا لہ من اعتکاف

میں بھولا نہیں بلکہ میں نے اس صاحب مزار صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا یہ کہتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بھر آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کے کسی کام کے لئے نکلے اور اس کے

عشر سنین ومن اعتکف یوما ابتغاء وجہ اللہ جعل اللہ بینہ وبین النار ثلث خنادق ابعد ممابین الخافقین
(المعجم الاوسط للطبرانی)

لئے کوشش کرے اس کے لئے دس سالہ اعتکاف سے افضل ثواب ہے اور جو شخص ایک دن رضائے الٰہی کے لئے اعتکاف کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں بنا دیتا ہے جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے بھی چوڑی ہے

یعنی جب ایک دن اعتکاف کی یہ فضیلت ہے تو دس برس کے اعتکاف کا کیا مقام ہو گا؟ مستدرک میں یہ الفاظ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی بھائی کی حاجت برآری کے لئے نکلا پھر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

افضل من ان یعتکف فی مسجدی ھذا شھرین

وہ افضل ہے اس سے کہ وہ میری اس مسجد (نبوی) میں دو ماہ اعتکاف کرے

پچھتر فرشتوں کا دعا کے لئے تقرر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بھائی کی حاجت و ضرورت پورا کرنے کے لئے نکلا یہاں تک کہ وہ پوری ہو گی

اظلہ اللہ عزوجل بخمسۃ وسبعین ملک یصلون علیہ ویدعون لہ ان کان صباحا حتی یمسی وان کان مساء حتی یصبح
(کتاب الثواب لابن الشیخ)

اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اگر صبح ہو تو شام تک اور اگر شام ہو تو صبح تک وہ دعا کرتے ہیں

ہر قدم پر گناہ معاف اور درجہ بلند

مذکورہ انہی دو صحابیوں سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش میں نکلا

ولا یرفع قدما الا حط اللہ عنہ بھا خطیئہ ورفع لہ بھا درجہ

اس کے ہر قدم پر گناہ معاف اور ہر قدم پر درجہ بلند ہوتا ہے

گناہوں سے پاکیزگی

محدث ابن ابی الدنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے نکلتا ہے

کتب اللہ لہ بکل خطوہ سبعین حسنہ ومحاعنہ سبعین سئیہ الی ان یرجع من حیث فارقہ فان قضیت حاجتہ علی یدیہ خرج من زنوبہ یوم ولاقہ الہ وان ہلک فیما بین ذلک دخل الجنہ بغیر حساب

اللہ تعالیٰ اس کے قدم پر ستر نیکیاں لکھتا ہے اور ستر برائیاں ختم فرما دیتا ہے یہاں تک کہ وہ واپس ہو کر جب اس سے جدا ہوتا ہے اگر حاجت پوری ہو گی تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے کہ اسے آج ماں نے جنا اور اگر وہ اس دوران فوت ہو گیا تو وہ جنت میں بلا حساب داخل ہو جائے گا

روز قیامت ثابت قدمی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من اعان عبدا فی حاجتہ ثبت اللہ لہ مقامہ یوم تزول الاقدام (کتاب النوائب)

جس نے کسی کی حاجت میں مدد کی اللہ تعالیٰ اسے اس دن ثابت قدمی عطا فرمائے گا جس دن قدم پھسل رہے ہوں گے

اللہ کے عذاب سے محفوظ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو مخلوق کی حاجات پوری کرنے کے لئے پیدا کیا ہوتا ہے۔

یفزع الناس الیہم فی حوائجہم لولئک الامنون من عذاب اللہ (المعجم الکبیر للطبرانی)

لوگ اپنی حاجتیں لے کر ان کی طرف رجوع کرتے ہیں ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ و مامون ہوتے ہیں

دوزخی کے لئے شفاعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا روز قیامت لوگوں کو صفوں میں کھڑا کیا جائے گا پھر اہل جنت کو وہاں سے گزارا جائے گا ایک جنتی، دوزخی کے پاس سے گزرے گا تو وہ اسے پہچان جائے گا اور کہے گا اے فلاں کیا تجھے وہ دن یاد نہیں۔

استسقیت فسقیتک شربہ؟ تو نے پیاس میں پانی مانگا تھا تو میں نے پانی پلایا تھا

تو وہ کہے گا ہاں پھر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کرے گا

ایک شخص کہے گا میں نے تجھے وضو کے لئے پانی دیا تھا اس کی بھی شفاعت کی جائے گی ایک کہے گا میں تیری حاجت کے لئے فلاں فلاں جگہ گیا تھا

فیشفعوا (ابن ماجہ) تو اس کی بھی شفاعت کی جائے گی۔

نعمتوں کا چھن جانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مختلف لوگوں کو اپنے بندوں کے نفع لئے نعمتیں عطا کیں ہوتی ہیں۔

یقرھم فیھامابذلوھا فاذا منعوھا نزعھا منھم فحولھا الی غیرھم (المعجم الکبیر للطبرانی)

جب تک وہ ان پر خرچ کرتے رہتے ہیں انہیں اور دیتا رہتا ہے جب وہ روک لیں اور خرچ نہ کریں تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں ان سے چھین کر دوسروں کو دے دیتا ہے

بھوکے کو کھانا کھلانا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ اللہ کے بندوں کی یہ شان ہوتی ہے وہ اپنے رب کی محبت میں مخلوقِ خدا کو کھلاتے پلاتے ہیں۔

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا

وہ اس کی محبت میں مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں

دوسری جگہ پر اسلام کا تعارف ان کلمات سے فرمایا۔

فک رقبہ او اطعام فی یوم ذی مسغبہ یتیما ذامقربہ اومسکینا ذامتربہ

گردن آزاد کرنا قحط کے دنوں میں کھانا کھلانا یتیم کو یا

سب سے بہتر اسلام

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما سے ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا اسلام بہتر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تطعم الطعام وتقرا السلام علی من عرفت ومن لم

یہ کہ تو کھانا کھلائے اسلام کرے اس پر جسے تو جانتا ہے یا نہیں جانتا

تعرف۔ ترمذی کی مثل یہ الفاظ مروی ہیں۔

اعبدوالرحمن واطعموالطعام وافشوالسلام تدخلوالجنہ بسلام

رحمن کی عبادت کرو، مخلوق کو کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ

جنت میں اعلیٰ رہائش

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک ایسی رہائش ہے جس کا ظاہر اندر سے اور اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے

اعدھا اللہ تعالی لمن اطعم الطعام وافشی السلام وصلی والناس نیام (صحیح ابن حبان)

اسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار فرمایا ہے جو مخلوق کو کھلائیں، سلام پھیلائیں اور لوگوں کے سونے کے وقت نماز ادا کریں

جنت میں داخلہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی عمل

جائیں جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا کھلاؤ، سلام کثرت کے ساتھ کرو، صلہ رحمی کرو، جب لوگ سو جائیں تو رات کو نماز پڑھو۔

فدخل الجنه سلام — اور جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ

(المستدرک)

گناہ جھڑتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چیزیں جو گناہوں کے جھڑنے کا سبب بنتی ہیں وہ تین ہیں۔

اطعام الطعام وافشاء السلام والصلاہ باللیل والناس نیام — کھانا کھلانا، سلام کی اشاعت اور لوگوں کے سو جانے پر رات کو نماز ادا کرنا

(المستدرک)

سب سے افضل صدقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

افضل الصدقه ان تشبع کبدا جائعه — سب سے افضل صدقہ کسی بھوکی مخلوق کو کھانا کھلانا ہے۔ (شعب الایمان بیہقی)

جنت کے خصوصی دروازہ سے داخلہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بھوکے مومن کو سیر کر کے کھانا کھلایا۔

ادخله الله بابا من ابواب الجنه لایدخله الا من کان مثله — اللہ تعالیٰ اسے جنت کے اس خصوصی دروازے سے جنت میں داخل فرمائے گا جس سے اس کی مثل ہی داخل ہو گا۔

(الطبرانی)

دخول جنت کا سبب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان من موجبات الجنه لطعام المسلم الشبعان — بھوکے کو کھانا کھلانا دخول جنت کا ذریعہ ہے۔

(کتاب الثواب)

مستدرک میں بھوکے کو کھانا کھلانے کو رحمت کا سبب اور شعب الایمان میں مغفرت و بخشش کا سبب بھی قرار دیا گیا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے ایک اعرابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے آپ نے فرمایا مخلوق اور غلاموں کو آزاد کرو اور اگر اس کی طاقت نہیں۔

فاطعم الجائع واسق الظمآن — تو بھوکے کو کھانا اور پیاسے کو پانی پلاؤ۔

(صحیح ابن حبان)

لقمہ پہاڑ کی مانند

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ ایک لقمہ اور روٹی کا ٹکڑا صدقہ کرتا ہے۔

تربو عندالله عزوجل حتی تکون مثل احد — وہ اللہ بزرگ و برتر کے ہاں پہاڑ کی مانند بڑھ جاتا ہے۔

کھانا کھلانے سے تین آدمی جنتی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اللہ تعالیٰ مسکین کے لئے روٹی کے لقمہ یا مٹھ کھجور یا اس کی مثل نافع شے دینے سے تین آدمیوں کو جنتی بنا دیتا

ہے

الامر به والزوجه المصلحه له والخادم الذی يناول المسكين

اس صدقہ کا حکم دینے والا، اس سے تعاون کرنے والی بیوی اور مسکین تک پہنچانے والا خادم۔

(طبرانی)

اللہ تعالیٰ فخر فرماتا ہے

حضرت حسن بصری سے مرسلاً روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ یباھی ملائکتہ بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ (کتاب الثواب)

اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں ایسے لوگوں پر فخر فرماتا ہے جو اپنے ملازمین کو کھانا کھلاتے ہیں

دوزخ اور سات خندقیں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بھوکے بھائی کو سیر کر کے کھلایا اور پیاسے کو سیر کر کے پلایا

باعدہ اللہ من النار سبع خنادق ما بین کل خندقین سیرہ خمس مائہ عام (المستدرک)

اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات خندقیں دور فرما دیتا ہے جبکہ دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے

اللہ تعالیٰ کا محبوب عمل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ عمل سب سے محبوب ہے کسی مسلمان کو خوش کیا جائے یا اس سے کسی تکلیف کو دور کیا جائے۔

او تطرد عنه جوعا او تقضی عنه دینا (کتاب الثواب)

یا اس سے بھوک کو دور کیا جائے یا اس کا قرض چکا دیا جائے

جنت کا پھل

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی بھوکے مومن کو کھلائے گا

اطعمہ اللہ یوم القیامہ من ثمار الجنہ (ابوداؤد)

روز قیامت، اللہ تعالیٰ اسے جنتی پھل کھلائے گا

عرش کا سایہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں تین چیزیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے سایہ رحمت عطا فرما کر جنت میں داخل فرمائے گا

رفق بالضعیف وشفقہ علی الوالدین واحسان الی المملوک

کمزور کے ساتھ نرمی، والدین کے ساتھ پیار اور ملازمین کے ساتھ احسان

اور جس میں یہ تین چیزیں ہوں گی انہیں اللہ تعالیٰ اس دن عرش کا سایہ عطا فرمائے گا جبکہ کوئی اور سایہ نہ ہو گا ناپسندیدگی کی حالت میں وضو، تاریکیوں میں مسجد کی طرف چل کر جانا

واطعام الجائع

بھوکے کو کھانا کھلانا

(کتاب الثواب)

جنتی خصائل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا بندہ نے فرمایا آج تم میں سے کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا انہوں نے عرض کیا بندہ نے فرمایا آج جنازہ میں کسی نے شرکت کی ہے عرض کیا بندہ نے فرمایا آج مریض کی عیادت کس نے کی ہے عرض کیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ماجتمعت ھذہ الخصال قط فی رجل الادخل الجنہ

یہ خصائل فقط اس میں جمع ہوتے ہیں جو جنت میں داخل ہو گا

(صحیح ابن خزیمہ)

رب کریم کا فرمان مجھے کھانا کیوں نہ کھلایا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بندے میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہ کی؟ بندہ عرض کرے گا تم تو رب العالمین ہو میں تمہاری عیادت کیسے کرتا؟ فرمان ہو گا اگر تو فلاں بندے کی عیادت کرتا تو مجھے وہاں پالیتا پھر فرمائے گا بندے تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کرے گا رب العالمین میں آپ کو کیسے کھلا سکتا ہوں؟ فرمائے گا۔

لما علمت انک لواطعمتہ لوجدت ذلک عندی (المسلم)

اگر تو فلاں بندے کو کھلاتا تو آج وہ تو میرے پاس اسے پاتا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے مروی فرمایا میرے لئے ایک یا دو صاع کھانے پر مسلمان بھائیوں کو جمع کرنا اس سے افضل ہے

لن ادخل سوقکم فاشتری رقبہ فاعتنھا

کہ میں بازار جا کر غلام خریدوں اور اسے آزاد کروں

امام حسن رضی اللہ عنہ سے ہے فرمایا کسی بھائی کو اللہ تعالیٰ کی خاطر لقمہ کھلانا

احب الی من ان التصدق علی مسکین بدرہم

مجھے کسی مسکین پر ایک درہم خرچ کرنے سے زیادہ محبوب ہے

مخلوق خدا کو پانی پلانا

جس طرح مخلوق خدا کو کھانا کھلانا عبادت اور ثواب کا عمل ہے اس طرح اسے پانی پلانا بھی نہایت ہی اجر و ثواب کا عمل ہے

پیاسا کتا اور بخشش

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ سفر میں تھا اس نے گرمی محسوس کی کنواں تلاش کیا اس میں داخل ہو کر پانی پیا جب باہر نکلا تو

فاذا کلب یلھث ویاکل الثری من العطش

ایک کتا ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا تھا

اس آدمی نے سوچا اسے بھی پیاس کی وجہ سے میری ہی طرح تکلیف ہو رہی ہے وہ دوبارہ کنویں میں اترا

فملاء خفہ ماء ثم امسکہ بفیہ حتی رقی فسقی الکلب

اپنا جوتا پانی سے بھرا اور اسے اپنے منہ سے پکڑ کر باہر آیا اور کتے کو پلایا

اس پر

فشکر اللہ لہ فغفرلہ

اللہ نے اسے بدلہ عطا فرماتے ہوئے بخش دیا

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان لنا فی البھائم لاجرا

کیا چارپایوں کی خدمت میں ہمارے لئے اجر ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

فی کل کبد رطبہ اجر — ہر ذی روح کی خدمت سے اجر ملتا ہے

پانی کا صدقہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لیس الصدقہ اعظم اجرا من ماء (شعب الایمان) — پانی پلانے سے بڑھ کر بڑا کوئی صدقہ نہیں

مخلوق کو پانی پلاؤ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میری والدہ کا وصل ہو گیا وہ کوئی وصیت نہ کر سکیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں کیا انہیں فائدہ ہو گا؟ فرمایا

نعم وعلیک بالماء — ہاں فائدہ ہو گا تم مخلوق کو پانی پلاؤ

(الطبرانی)

پانی کا انتظام

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ کا وصل ہو گیا۔

فای الصدقہ افضل؟ — کون سا صدقہ افضل ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانی' انہوں نے کنواں کھودوا دیا اور اس کا نام بئر ام سعد (سعد کی ماں کا کنواں) رکھ دیا (ابوداؤد)

پانی کے انتظام پر ثواب

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

من حفر ماء لم تشرب منه بكلا ضرى من جن ولا انس ولا طائر الا اجره الله يوم القيامة (صحیح ابن حبان) — جس نے کنواں (پانی کا انتظام) کھودوایا اس سے جس جن' انسان اور چرند و پرند نے پانی پیا روز قیامت اللہ تعالیٰ ہر ایک پر اجر عطا فرمائے گا

نو چیزوں کا صدقہ جاریہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو موت کے بعد بھی جن اعمال و حسنات کا ثواب ملتا رہتا ہے وہ یہ ہیں علم کی اشاعت' نیک اولاد' کسی کو قرآن دیا' مسجد بنائی' مسافر خانہ بنایا' نہر کھودائی' درخت لگایا' کنواں کھودایا کوئی بھی حالت صحت میں صدقہ کیا

(ابن ماجہ' مسند بزاد)

ننگے کو کپڑا پہنانا

جس طرح کسی بھوکے کو کھانا کھلانا' پیاسے کو پانی پلانا نہایت ہی اجر و ثواب کا عمل ہے اسی طرح کسی ننگے کو کپڑے پہنانا بھی قرب خداوندی کا ذریعہ ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری کساه الله من خضر الجنه — جس نے کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں لباس عطا فرمائے گا

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے میں نے حبیب خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے بھی کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا۔

کان فی حفظ اللّٰہ مادام علیہ منہ خرقہ (الترمذی)
وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے جب تک اس کا ایک ٹکڑا بھی اس پر ہوتا ہے

امام حاکم نے اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے

لم یزل فی ستر اللّٰہ مادام علیہ منہ خیط اوسلک (المستدرک)
وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہے جب تک اس کے بدن پر اس سے ایک دھاگہ یا لڑی رہے گی

امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نیا لباس پہنا تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے کہا تمام حمد اللہ کے لئے جس نے مجھے جسم چھپانے کے لئے کپڑا عنایت فرمایا اور مجھے زندگی میں اس کے ذریعے زینت بخشی اس کے بعد فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے جس نے نیا کپڑا پہنا مذکورہ دعا کی اور پرانا کپڑا صدقہ کر دیا

کان فی کنف اللّٰہ وفی حفظ اللّٰہ وفی ستر اللّٰہ حیاو میتا
دنیاوی اور اخروی زندگی میں وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس کی حفاظت اور اس کی شفقت میں ہو جاتا ہے۔

مسلمان کو خوش کرنا

کسی مسلمان کے دل کو خوش کرنا یہ اہم فریضہ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان احب الاعمال الی اللّٰہ تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور
اللہ تعالیٰ کو فرائض کے بعد کسی کا دل خوش رکھنا پسندیدہ عمل ہے

علی المسلم

(الحجم الکبیر للطبرانی)

بخشش کا ذریعہ

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشش کے اسباب میں سے ایک یہ ہے

ادخالک السرور علی اخیک المسلم
کہ تم مسلمان بھائی کے دل کو خوش رکھو

افضل عمل

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سولم نے فرمایا افضل عمل یہ ہے

ادخال السرور علی المومن
کہ مسلمان کے دل کو خوش کیا جائے

خواہ یہ کپڑا پہنا کر ہو یا اس کی بھوک کو دور کر کے یا اس کی کسی بھی ضرورت کو پورا کر کے ہو

اللہ تعالیٰ کی خوشی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ ایسے ملا کہ وہ اس سے اسے خوشی ہوئی

سرّہ اللّٰہ عزوجل یوم القیامہ (الطبرانی)
روز قیامت اللہ اسے خوشی عطا فرمائے گا

مقالات کی فہرست

جلد اول میں یہ ۹ مقالات ہیں:

۱۔ جسم نبوی ﷺ کی خوشبو

۲۔ صحابہ اور بوسۂ جسم نبوی ﷺ

۳۔ آنکھوں میں بس گیا سراپا حضور ﷺ کا

۴۔ تبسم نبوی ﷺ

۵۔ مزاح نبوی ﷺ

۶۔ شفاعت نبوی ﷺ

۷۔ محبت رسول ﷺ

۸۔ کیا حضور ﷺ نے اُجرت پر بکریاں چرائیں؟

۹۔ مشتاقان جمال نبوی ﷺ کی کیفیات وجذب ومستی

جلد سوم میں مقالات

جلد سوم میں مندرجہ ذیل ۱۱ مقالات ہیں

۱۔ نور سے ذات مصطفیٰ ﷺ مراد لینا
(اہل سنت کا مؤقف نہ کہ اہل بدعت کا)

۲۔ رفعتِ ذکر مصطفےٰ ﷺ

۳۔ درود وسلام کی فضیلت

۴۔ تحفۂ درود وسلام

۵۔ حدیث توسل آدم علیہ السلام ہرگز موضوع نہیں

۶۔ ارض خدا ملکیت مصطفےٰ ﷺ

۷۔ مسئلہ ترک (کیا رسول اللہ ﷺ کا کسی عمل کو ترک کرنا حرام ہونے کی دلیل ہے)

۸۔ آثار رسول ﷺ کی عظمتیں

۹۔ اسلام اور خدمت خلق

۱۰۔ مولانا عبدالحیٔ لکھنوی کی حیات وخدمات

۱۱۔ کیا سگ مدینہ کہلانا جائز ہے؟

۱۲۔ المقالة المرضية في الرد على من ينكر الزيارة المحمدية — قاضی القضاۃ امام ابو عبداللہ محمد سعدی مصری اخنائی مالکی (ت:۷۵۰)

جلد دوم میں مقالات

جلد دوم میں یہ ۱۲ مقالات ہیں:

۱۔ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأُمُوْرِ دُنْيَاكُمْ کا صحیح مفہوم

۲۔ صحابہ اور علم نبوی ﷺ

۳۔ وسعت علم نبوی ﷺ

۴۔ قرآن اور روحانی علوم

۵۔ ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ

۶۔ قصیدہ بردہ پر اعتراضات کا علمی محاسبہ

۷۔ حضور ﷺ کے ظاہر و باطن پر فیصلے

(طرح السقط للسیوطی کا ترجمہ)

۸۔ حضور ﷺ کے ظاہر و باطن پر فیصلے

(شعلۃ نار للسیوطی کا ترجمہ)

۹۔ سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

۱۰۔ نعل پاک حضور ﷺ

۱۱۔ کیا اولیاء اللہ اور بت ایک ہیں؟

۱۲۔ نور خدا سیدہ حلیمہ کے گھر

مولانا عبد الحیّ لکھنوی

کی

حیات و خدمات

تصنیف

محقق العصر مفتی محمد خان قادری

کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور

جامعہ اسلامیہ لاہور۔ 1، میلاد سٹریٹ گلشن رحمان ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

042,35300353...0300.4407048

علامۃ الہند

مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ تعالیٰ

حیات وخدمات

تحریر: مفتی محمد خان قادری

فقہ حنفی پر دیگر مسالک ثلثہ کی طرح عالم اسلام کے گوشہ گوشہ میں بہت کام ہوا ہے۔ برصغیر میں اس موضوع پر جن اہل علم نے اہم خدمات سرانجام دیں ان میں علامہ مولانا عبدالحی لکھنوی بھی ہیں۔ عرب کے مشہور فاضل شیخ عبدالفتاح ابوغدہ مرحوم نے اپنے استاذ امام زاہد الکوثری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر علامہ پر خوب کام کیا ان کی متعدد کتب پر نہایت ہی علمی وتحقیقی حواشی تحریر کر کے انہیں شائع کیا۔ اسی وجہ سے بحمد اللہ عالم عرب بھی علامہ کے نام سے محض متعارف ہی نہیں ہوا بلکہ مستفید بھی ہوا ہے۔

ڈاکٹر ولی الدین ندوی نے ۱۴۱۳ ہجری میں جامعہ سکندریہ میں ڈاکٹر مصطفیٰ الصاوی الجوینی کی رہنمائی میں علامہ کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کیا اس کا عنوان تھا "الامام عبدالحی اللکھنوی وجہودہ فی علوم الحدیث"۔ اس مقالہ کا نصف حصہ دمشق سے الامام عبدالحی اللکھنوی کے نام سے ۱۴۱۵ کو شائع ہو گیا۔ بقیہ حصہ بقول مصنف عنقریب شائع ہو جائے گا۔ بندہ نے زیادہ استفادہ اس مطبوعہ مقالہ سے کیا ہے۔ آیئے اختصاراً علامہ کی حیات وخدمات کا جائزہ لیتے ہیں۔

خاندانی پس منظر:

آپ کا خاندان مدینہ طیبہ سے ہرات، وہاں سے لاہور، پھر سہالی اور پھر لکھنو منتقل ہوا۔ آپ کے اجداد میں سے حضرت عبداللہ انصاری ابو منصور بن ابوایوب انصاری، حضرت عثمان رضی اللہ کے دور خلافت یعنی ۳۱ ہجری میں شہر مدینہ سے خراسان کے علاقہ میں جہاد کے لئے تشریف لائے وہاں سے ہرات منتقل ہوئے اور وہیں ان کا وصال ہوا۔ سب سے پہلے جو شخص اس خاندان میں سے ہرات سے ہندوستان آئے ان کا اسم گرامی ملا جلال الدین بن خواجہ سلیم ہے۔

علمی خاندان:

آپ کا خاندان نہایت ہی علمی ہے آپ کے آباء واجداد میں سے اکثر اپنے وقت کے

علماء فتوی میں شامل تھے۔ مثلاً آپ کے والد گرامی مولانا عبدالحلیم اپنے وقت کے مسلم اور ... عالم ہیں اس طرح آپ کے جد اول شیخ امین حافظ قرآن تھے اور فتوی تحریر فرمایا کرتے۔ آپ کے ... ثانی ملا محمد اکبر، جد ثالث مفتی احمد ابو الرحم عظیم فقیہ و عابد تھے آپ کے جد سادس ملا ... عبدالعزیز، فتاوی عالمگیری کی ترتیب وتدوین میں شامل تھے۔ [1]

علماء کا مرکز:

آپ کا تعلق لکھنؤ شہر سے ہے اور اس شہر میں آپ کے علاوہ تقریباً ۲۵۰ سے زائد ... علماء پیدا ہوئے جو فقہ، حدیث، تفسیر، لغت، منطق اور فلسفہ وغیرہ کے ماہر تھے۔ [2]

ان اہل علم میں سے ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین شہید بھی ہیں جو مدارس نظامیہ کے موجودہ نصاب کے بانی اور مؤسس ہیں۔ سید غلام آزاد کہتے ہیں۔

هو عالم خبير فاضل نحرير وهو مونس الدرس النظامى الذى ما زال يطبق فى مدارس شبه القارة الهندية۔ [3]

''وہ بہت بڑے فاضل اور جید عالم ہیں۔ وہ اس نصاب درس نظامی کے بانی ہیں جو اب ہندوستان میں رائج ہے''۔

مولانا عبدالحی حسنی رقمطراز ہیں:

جاء الشيخ نظام الدين السهالوى واحدث فى دروس الهند نظاما جديدا تلقاه الناس بالقبول ولم ينقص الى الان منه شئ۔ [4]

''شیخ نظام الدین سہالوی کا دور آیا تو انہوں نے ہندوستان کے مدارس کے لئے نیا نصاب مرتب کیا اسے قبول کیا گیا اور اب تک اس میں کسی قسم کی کوئی کمی و ترمیم نہیں کی گئی''۔

انہی علماء میں سے ملا عبدالعلی بن ملا نظام الدین ہیں، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے انہیں بحرالعلوم کا لقب دیا ہے۔ شرح رسائل الارکان جیسی عظیم کتاب انہی کی تصنیف ہے۔

آپ کے والد اور استاذ مولانا عبدالحلیم لکھنوی:

مولانا محمد عبدالحلیم بن شیخ محمد امین آپ کے والد گرامی ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے استاد بھی ہیں سب سے زیادہ تعلیم انہی سے حاصل کی۔ موصوف کی ولادت ۱۲۳۹ ہجری کو لکھنؤ میں ہوئی، دس سال کی عمر میں حفظ قرآن مکمل کیا اس کے بعد دیگر علوم دینیہ کے حصول

میں مشغول ہوئے۔ ابتدائی کتب اپنے والد گرامی شیخ محمد امین سے پڑھیں۔ ۱۲۵۳ میں ان کے وصال کے بعد اپنی والدہ کے دادا مولانا محمد ظہور اللہ المتوفی ۱۲۹۰ اور اپنے چچا مفتی یوسف بن محمد اصغر المتوفی ۱۲۸۶ سے حاصل کیے۔ حدیث کی تعلیم، شیخ محدث حسین احمد ملیح آبادی اور شیخ محدث مرزا حسن علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی۔

آغاز تدریس:

علوم نقلیہ وعقلیہ کے حصول کے بعد اپنے شہر میں ہی تدریس شروع کی۔ ۱۲۶۰ھ میں شہر باندہ کی طرف سفر کیا وہاں نواب ذوالفقار دولہ کے مدرسہ میں چار سال تک تدریس فرمائی پھر واپس اپنے شہر لکھنؤ آ گئے ایک سال تک وہاں رہے۔

مدرسہ امامیہ حنفیہ میں:

پھر شہر جونپور کے رئیس محمد امام بخش (المتوفی ۱۲۷۸ھ مکہ المکرمہ) نے اپنے مدرسہ امامیہ حنفیہ میں تدریس کے لئے بلایا وہاں نو سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ کثیر تعداد میں اہل علم نے آپ سے استفادہ کیا۔ ۱۲۷۶ میں وطن لوٹے ایک سال تک لکھنؤ رہے۔

مدرسہ نظامیہ میں:

پھر شجاع الدولہ مختار الملک النواب تراب علی خان المتوفی ۱۳۰۰ نے حیدر آباد میں مدرسہ نظامیہ میں تدریس کے لئے عرض کیا تو وہاں تشریف لے گئے۔

زیارت حرمین شریفین:

۱۲۷۹ میں حرمین شریفین کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے اس مبارک سفر میں وہاں کے اہل علم سے ملاقات اور سند حدیث لینے کا شرف ملا۔

۱۔ محدث مفسر شیخ محمد جمال بن عمر حنفی المتوفی ۱۲۸۴ (۲)۔ محدث مفسر شیخ احمد بن زینی دحلان المتوفی ۱۳۰۴ (۳)۔ مولانا محمد بن محمد عرب شافعی مدرس مسجد نبوی (۴)۔ محدث شیخ عبدالغنی بن ابی سعید مجددی (۵)۔ مولانا عبدالرشید بن احمد سعید مجددی، حیدر آباد میں عدالت نظامیہ کے ناظم بھی رہے۔

وصال:

۱۲۸۵ھ ماہ شعبان میں حیدر آباد میں وصال ہوا اس وقت ان کی عمر چھیالیس برس تھی۔

تصانیف:

تدریس کے ساتھ ساتھ گراں قدر تصانیف بھی یادگار چھوڑیں، شیخ محمد عنایت اللہ فرنگی محلی نے ان کے حواشی اور تصانیف کی تعداد چوبیس تحریر کی ہے۔[۶]

ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

۱۔ القول الحسن فیما یتعلق بالنوافل والسنن۔ ۲۔ نظم الدرر فی سلک شق القمر۔ ۳۔ [illegible] الکلام فی مسائل الصیام۔ ۴۔ رسالہ فی الاشارہ بالسبابہ۔ ۵۔ قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار ۔۶۔ حاشیہ ہدایہ آخرین۔ ۷۔ نور الایمان فی آثار حبیب الرحمان

علامہ کی ولادت:

علامہ عبدالحی لکھنوی کی ولادت ۲۶ ذوالقعدہ ۱۲۶۴ ہجری بروز منگل بمقام باندہ ہوئی۔ آپ کے والد گرامی مولانا عبدالحلیم لکھنوی ان دنوں وہاں نواب ذوالفقار الدولہ کے مدرسہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ شیخ الطاف الرحمن نے احوال علماء فرنگی محل میں آپ کی ولادت کا سن ۱۲۶۵ قرار دیا ہے جو درست نہیں کیونکہ علامہ نے خود تصریح کی ہے ۔ ولدت فی بلدۃ باندا فی السادس والعشرین من ذی القعدہ یوم الثلاثا من السنۃ الرابعۃ والستین بعد الالف والمائتین ۔[۷]

"بندہ ۲۶ ذوالقعدہ ۱۲۶۴ کو منگل کے روز مقام باندا میں پیدا ہوا"۔

نام:

والد گرامی نے ولادت کے ساتویں روز آپ کا نام "عبدالحی" رکھا۔[۸] حضور ﷺ کے اسم گرامی سے حصول برکت کے لئے اپنے نام کے ساتھ "محمد" لکھا کرتے۔

کنیت:

آپ کی کنیت ابوالحسنات ہے اس کے بارے میں خود رقمطراز ہیں۔

کنیتی ابو الحسنات کنانی بہ والدی بعد بلوغی[۹]

"میری کنیت ابوالحسنات ہے میرے بلوغ کے بعد والد گرامی نے مجھے یہ کنیت عطا کی"۔

نسب:

نسبی طور پر آپ کا سلسلہ میزبان رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے

۔ اسی وجہ سے انصاری کہلائے، صحابی رسول اللہ اور آپ کے درمیان ۳۳ واسطے ہیں۔[۱۰]

لکھنوی:

یہ شہر لکھنؤ کی طرف نسبت ہے۔ ہندوستان میں لکھنؤ مشہور شہر کا نام ہے۔ فرنگی محل اس کے ایک محلہ کا نام ہے جسے ایک فرانسیسی تاجر نے آباد کیا تھا۔

تعلیم و تربیت:

آپ نے ایک نہایت ہی علمی خاندان اور گھرانے میں پیدا ہونے کی وجہ سے بچپن میں ہی علم دین کی تعلیم شروع کر دی۔

حفظ قرآن:

پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید کا حفظ شروع کیا۔ پہلے حافظ قاسم علی لکھنوی سے آخری پارہ پڑھا۔ پھر وہاں سے آپ کے والد جونپور میں مدرسہ امامیہ حنفیہ میں تدریس کیلئے تشریف لے گئے تو وہاں حافظ ابراہیم مرحوم سے بقیہ قرآن مجید حفظ کیا۔ دس سال کی عمر میں حفظ قرآن مکمل ہوا، اسی سال تراویح میں قرآن کریم سنانے کا شرف ملا۔ خود لکھتے ہیں:

وصلیت اماما فی التراویح وکان عمری عشر سنین ۔[۱۱]

"میں نے تراویح میں امامت کی، حالانکہ اس وقت میری عمر دس سال تھی"۔

تحصیل علوم:

حفظ قرآن پاک کے بعد عمر کے گیارہویں سال میں علوم دینیہ و درسیہ کی تعلیم شروع کی جن میں صرف نحو، معانی، منطق، حکمت، طب، فقہ، اصول فقہ، علم کلام، حدیث، اصول حدیث اور تفسیر شامل ہیں۔

سترہ سال کی عمر میں فراغت:

ان علوم درسیہ سے فراغت اور تکمیل کے وقت علامہ کی عمر ۱۷ سال تھی خود رقمطراز ہیں:

ففرغت من جمیع الکتب معقولا و منقولا حین کان عمری سبع عشرۃ سنۃ "میں جب تمام کتب معقول و منقول سے فارغ ہوا تو اس وقت میری عمر ۱۷ سال تھی"۔[۱۲]

والد گرامی سے حصول علم:

آپ نے اپنے والد گرامی سے ہی زیادہ تحصیل علم کیا۔ ان کے علاوہ مولانا محمد غوث اللہ المتوفی ۱۲۹۰ اور مولانا خادم حسین سے علم ریاضی اور حساب کی تعلیم لی۔

تدریس وتالیف سے محبت:

آپ کو اللہ تعالیٰ نے علوم دینیہ کی تدریس وتالیف سے وافر محبت عطا فرمائی تھی، زندگی بھر ان کا یہی مشغلہ رہا حتی کہ زمانہ طالب علمی میں بھی تدریس کرتے تھے ایک جگہ یہ لکھتے ہیں۔

وقد القی اللہ فی قلبی من عنفوان الشباب بل فی زمن الصبا محبة التدریس والتالیف فلم اقراء کتابا درسته بعده [۱۳]

"اللہ تعالیٰ نے ابتداء جوانی بلکہ بچپن سے ہی میرے دل میں تدریس وتالیف کی محبت پیدا فرمادی میں نے جو کتاب بھی پڑھی بعد میں میں نے اسے پڑھایا بھی"۔

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

ومن منحه تعالیٰ علی انه القی محبة العلم فی قلبی و اخراج الفة امور الرياسة منی حتی ان الوالد العلام ادخله الله فی دار السلام لما توفی فی حیدر آباد من مملكة الدكن و كان ناظما للعدالة اصرمنی جميع الاحباب ايثار عهدة القضاء فتنفرت منها ظانامنی ان ايثاره مع ماليه من خطر الحساب يعوقنی عن الاشتغال بالتدريس والتصنيف فقنعت باليسير و تركت الكثير [۱۴]

"مجھ پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ اس نے میرے دل میں علم کی محبت ڈال دی اور اس نے حکومت کی ہوس ختم فرمادی حتی کہ میرے والد علامہ (اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا فرمائے) جب فوت ہوئے تو حیدر آباد دکن میں عدالت کے ناظم تھے مجھے بھی تمام احباب نے یہ عہدہ قبول کرنے کے لئے کہا لیکن میں نے بیزاری کا اظہار کیا اس لئے کہ ایک تو اس کا حساب دینا مشکل ہے اور دوسرے مجھے یہ تدریس وتالیف سے مشغول رکھے گا اس لئے میں نے تھوڑے پر اکتفا کرتے ہوئے کثیر کو ترک کردیا"۔

فرماتے ہیں میں نے ایسی کتب بھی طلبہ کو پڑھائی ہیں جو میں نے کسی استاذ سے نہیں پڑھی تھیں۔ مثلاً شرح اشارات للطوسی، الافق المبین، قانون الطب اور رسائل عروض [۱۵]

مطالعہ سے محبت:

مطالعہ کتب کا یہ عالم تھا کہ ان کے شاگرد مولانا محمد حفیظ اللہ کا بیان ہے استاذ گرامی اکثر فرمایا کرتے:

انی لما اکون مریضا فمن علامات صحتی شوقی الی مطالعة کتب العلوم

"میں جب کبھی بیمار ہوتا تو میری صحت کی علامت مطالعہ کتب علوم کا شوق ہے"

خود اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ جب استاذ گرامی کی والدہ ماجدہ کا وصال ہوا لوگ تعزیت کے لئے آپ کے پاس آ رہے تھے۔

فوجدوا مشغولا بمطالعة الكتب فعجبوا منه فلله المشتكى ما جاء عنده احد الا تعجب و قام بحيرة النفس [۱۶]

"تو انہوں نے آپ کو مطالعہ کتب میں پایا تو حیران ہوئے، اللہ کی شان جو بھی آتا دیکھ کر ششدر رہ جاتا"۔

تحصیل وخدمت علم میں سردی گرمی اور بھوک وپیاس کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

آدھی رات تک:

مطالعہ، تدریس اور تصنیف کا اندازہ اس سے کیجئے کہ دن کے علاوہ روزانہ نصف رات تک یہ سلسلہ جاری رہتا اس میں کسی قسم کا ملال وتھکاوٹ محسوس نہ کرتے، تصنیف اور تالیف کا سلسلہ تو سفر میں بھی جاری رہتا۔

۱۲ سال کی عمر میں سلسلہ تصانیف:

ان کی علمی محبت ومحنت کا ہی نتیجہ ہے کہ زمانہ طالب علمی کے ابتدائی سالوں یعنی بارہ سال کی عمر میں انہوں نے دو کتب تصنیف کیں۔ (۱) الہیون فی شرح المیزان (یہ میزان الصرف کی شرح ہے) (۲) امتحان الطلبة فی الصیغ المشکلہ

عقد نکاح:

۲۸۳ میں علامہ کی شادی ان کے چچا حافظ محمد مہدی کی صاحبزادی سے ہوئی۔ اس وقت علامہ کی عمر انیس سال تھی۔ [۱۷]

زیارت حرمین شریفین:

اللہ تعالیٰ نے انہیں دو دفعہ حرمین شریفین کی زیارت کا شرف عطا فرمایا، پہلی دفعہ

۱۲۷۹ہجری میں اپنے والد گرامی کی معیت میں یہ مبارک سفر نصیب ہوا، اس وقت آپ کی
چندرہ سال تھی۔ دوسری دفعہ ۱۲۹۲میں حاضری ہوئی۔[۱۸]

سفر حج میں ان علماء سے استفادہ کیا۔

۱۔ شیخ احمد زینی دحلان المتوفی ۱۳۰۴۔ (۲)۔ شیخ عبدالغنی دہلوی المتوفی ۱۲۹۶۔ (۳)۔ شیخ عبداللہ حنبلی المتوفی ۱۲۹۵

علامہ کا مسلک:

علامہ بلاشبہ مسلکاً حنفی تھے۔ متعدد مقامات پر انہوں نے خود اس بات کی نشاندہی کی
اپنے بارے میں لکھتے ہیں:

اللکھنوی وطنا الانصاری والایوبی القطبی نسباً الحنفی مذھباً و مشربا

"میں وطن کے اعتبار سے لکھنوی، نسب کے اعتبار سے انصاری، ایوبی اور قطبی اور مذہب اور مسلک کے اعتبار سے حنفی ہوں"۔

مسلک اعتدال:

لیکن وہ ہمیشہ اعتدال کی راہ پر بڑی سختی سے گامزن رہے۔ افراط و تفریط سے دور رہنے کی کوشش کرتے رہے اور کسی بھی اہل علم کی یہی شان ہونی چاہیے اسی بارے میں علامہ لکھتے ہیں

من منحه التی رزقت التوجه الی فن الحدیث و فقه الحدیث و لا اعتمد علی مسألة مالم یوجد اصلها من حدیث او آیة وما کان خلاف الحدیث الصحیح الصریح اترکه و اظن المجتهد فیه معذورا بل ماجورا و لکنی لست ممن یشوش العوام الذین هم کالانعام بل اکلم الناس علی قدر عقولهم۔

"مجھے اللہ تعالیٰ نے فن حدیث اور درایت حدیث کے مطالعہ کی توفیق دی ہے میں کسی مسئلہ پر آیت یا حدیث کے بغیر اعتماد نہیں کرتا جو حدیث صریح صحیح کے خلاف ہو میں اسے ترک کر دیتا ہوں اور مجتہد کو اس میں معذور بلکہ ماجور سمجھتا ہوں لیکن میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو عوام کالانعام کو پریشان کرتے ہیں بلکہ میں ان کی عقول کے مطابق ہی گفتگو کرتا ہوں"۔

آگے چل کر لکھتے ہیں۔

ومن منحة الله جعلنی سالکا بین الافراط و التفریط لاتاتی مسألة معرکة

الآراء بین یدی الا الهمت الطریق الوسط فیها ولست ممن یختار التقلید البحت بحیث لا یترک قول الفقهاء و ان خالفه الادلة الشرعیة ولا ممن یطعن علیهم و یهجر الفقه بالکلیة [۲۰]

"اللہ تعالیٰ کی مجھ پر یہ بھی عنایت ہے کہ میں افراط و تفریط کے درمیان رہتا ہوں کوئی مسئلہ معرکۃ الآراء ایسا نہیں جس میں متوسط راہ نہ اپنا سکوں میں اس طرح کا مقلد نہیں ہوں کہ فقہا کے قول نہ چھوڑوں اگرچہ وہ ادلہ شرعیہ کے خلاف ہو اور نہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو فقہا کرام پر طعن کرتے ہوئے بالکلیہ فقہ کی مخالفت کرتے ہیں۔"

مخالف کا احترام:

یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں سے ان کا علمی اختلاف تھا آپ اسے ذاتی اختلاف نہیں بناتے تھے بلکہ ان کا احترام و اکرام کرتے، شیخ محمد بشیر سہوانی سے زیارت نبوی کے بارے میں اختلاف تھا لیکن شیخ سہوانی جب بھی لکھنؤ آتے آپ ہی کے مہمان بنتے۔ مولانا عبدالباقی لکھتے ہیں۔

کان الشیخ محمد بشیر السهسوانی کلما دخل لکهنو نزل ضیفاً علی الشیخ عبدالحی فیستقبله بالاحترام و البشاشه و یمسکه فی ضیافته ایاما کثیرة ازید مما یرید الشیخ۔

"شیخ محمد بشیر سہوانی جب بھی لکھنؤ آتے تو شیخ عبدالحی کے مہمان بنتے۔ آپ انہیں بڑے احترام اور خوشی سے ملتے اور شیخ کے ارادے سے بھی زائد ان کی میزبانی کرتے۔[۲۱]

نواب صدیق حسن خاں کا اعتراف:

اس بنا پر اختلاف رکھنے والے لوگ بھی آپ کے علم و کمال کے معترف تھے۔ نواب صدیق حسن خان کے بیٹے علی حسن خان کا بیان ہے جب میرے والد بزرگوار کو علامہ کے وصال کی خبر پہنچی تو ان کا سر جھک گیا۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے دعا کرتے ہوئے کہنے لگے:

الیوم غربت شمس العلم "آج علم کا سورج غروب ہو گیا"۔[۲۲]

ایک مجلس میں شیخ نذیر حسین دہلوی نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا:

انت فرید دهره ووحید عصره ماجاء احدهما جئت به فی هذه المائة

فبارک الله فی حیاتک و برکاتک

"آپ اپنے دور میں منفرد و یکتا عالم ہیں اس صدی میں تمہاری مثل سامنے نہیں (؟)
اللہ تعالیٰ تمہاری زندگی میں برکت عطا فرمائے"۔ ۲۳

خدمت فقہ حنفی:

برصغیر میں جن اہل علم نے فقہ حنفی کی نمایاں خدمت کی ہے ان میں علامہ کا نام بھی ہے۔ آپ نے فقہ اور اصول فقہ حنفی پر تقریباً اکاون کتب تحریر کی ہیں۔ جن میں سے بعض کا ذکر تصانیف کے عنوان کے تحت آ رہا ہے۔

یاد رہے اس موضوع پر ان علماء کا کام بھی نہایت اہم اور قیمتی ہے۔

۱۔ مولانا احمد رضا خاں قادری۔ خصوصاً ان کا فتاویٰ رضویہ۔

۲۔ مولانا ظفر احمد تھانوی۔ اعلاء السنن (عربی میں)

۳۔ مولانا امجد علی اعظمی، بہار شریعت (اردو میں)

۴۔ مولانا سید عبداللہ شاہ محدث دکن، زجاجۃ المصابیح یعنی حنفی مشکوٰۃ

وصال:

آپ کے عظیم شاگرد ابو الفضل محمد عبداللہ کا بیان ہے کہ ۱۳۰۳ کے وسط میں علامہ کا مرض وصال شروع ہوا۔ ۱۳۰۴ ربیع الاول کے آخر میں آپ نے تمام دوستوں کی دعوت کی جس میں خود شریک ہوئے اور فرمایا:

الصحبه غنیمه لا یعلم احد من یبقی بعد هذ المجلسه

۱۳۰۴ ہجری تیس ربیع الاول پیر کی رات آپ کا وصال ہوا۔

نماز جنازہ:

تین دفعہ جنازہ ادا کیا گیا، بیس ہزار سے زائد افراد نے جنازہ میں شرکت کی۔ ۲۴

مزار اقدس:

آپ کا مزار اقدس، باغ انوار الحق لکھنؤ میں ہے۔

انتالیس سال عمر:

آپ کی کل عمر انتالیس سال چار ماہ ہوئی، اس مختصر عرصہ میں ان کے کام سے آگاہ ہر شخص یہی کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ان پر خصوصی رحمت و فضل تھا۔

اہل علم و فضل کی نظر میں:

ان کے معاصرین سے لے کر اب تک علماء عرب و عجم نے ان کے علمی مقام کو بڑے شرح صدر کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۔ نامور مورخ فقیہ شیخ محمد بن عبداللہ مفتی حنابلہ مکہ المکرمہ المتوفی ۱۲۹۵ھ رقمطراز ہیں:

فانه اية فی هذا الزمان و نعمة من الله علی انواع الانسان وقد اجتمعت به فرایت منه ما یملأ العین قرة و یفعم القلب مسرة من استحضاره للاحادیث النبویة و تصوره للنصوص الفقهیة ۲۵

وہ اس دور میں اللہ تعالیٰ کی نشانی اور انسان پر اس کی نعمت ہیں میں ان سے ملا ہوں۔ ان میں ایسی چیزیں ہیں جو آنکھوں کو ٹھنڈا اور دل کو مسرور کر دیتی ہیں۔ مثلاً احادیث نبوی کا استحضار اور نصوص فقہیہ کا حفظ"۔

۲۔ علامہ محدث حافظ عبدالحی الکتانی المتوفی ۱۳۴۵ھ یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

انه خاتمة علماء الهند و اکثرهم تالیفاً و اتمهم تحریراً واطلاعا و انصافا و توسطا و کان صاحب مهة لا تعرف الملل ۲۶

"وہ ہندوستان میں خاتمۃ العلماء کا درجہ رکھتے ہیں۔ دیگر علماء سے تالیف میں کثرت، تحریر، معلومات انصاف اور توسط میں کامل ہیں۔ بڑے باہمت و حوصلہ ہیں، تھکاوٹ و ملال کا ان میں نشان نہیں"۔

۳۔ شیخ عمر رضا کحالہ نے عظیم محدث قرار دیتے ہوئے لکھا:

ابو الحسنات عبدالحی محدث مورخ۔ ۲۷

"علامہ ابو الحسنات عبدالحی عظیم محدث اور مورخ ہیں"۔

۴۔ شیخ خیر الدین زرکلی کہتے ہیں:

عالم بالحدیث والتراجم من فقهاء الحنفیه ۲۸

"فقہاء حنفیہ میں سے حدیث اور فن رجال کے فاضل ہیں"۔

۵۔ شیخ محمد زاہد الکوثری لکھتے ہیں شیخ محمد عبدالحی لکھنوی

اعلم اهل عصره باحادیث الاحکام ۲۹

"اپنے دور میں احادیث احکام کے سب سے بڑے عالم ہیں"۔

۶۔ علامہ فقیر محمد جہلمی، قدوۃ المحققین قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

انہ کان فقیہا محدثا فضلا عدیم النظیر جامعا للمعقول و المنقول عارفا للاصول والفروع قدوۃ المحققین۔ ۳۰ح

"آپ فقیہ، محدث اور بے مثل فاضل تھے۔ معقولات و منقولات کے جامع، اصول وفروع کے عارف اور محققین کے سرخیل کا درجہ رکھتے تھے"۔

۷۔ سید نواب صدیق حسن خان نے آپ کے وصال پر کہا:

الیوم غربت شمس العلم۔ ۳۱ح

"آج علم کا سورج غروب ہو گیا"۔

۸۔ علامہ ابراہیم بن عثمان مصری آپ کی عظمت کو تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہیں:

مولانا علامۃ الزمان و شمس اهل العرفان الصالح الکامل ۳۲ح

"مولانا زمانہ کے علامہ اور اہل عرفان کے سر تاج تھے۔ نہایت صالح اور کامل تھے"

۹۔ مشہور مورخ عبدالحی حسنی معاصر ہونے کے باوجود کہتے ہیں:

کان متبحرا فی العلوم معقولا و منقولا مطلعا علی دقائق الشرع و غوامضه تبحرفی العلوم و تحری فی نقل الاحکام و حرر المسائل و انفرد بالهند بعلم الفتوی فسارت بذکره الرکبان بحیث ان علماء کل اقلیم یشیرون الی جلالته ......

انه کان من عجائب الزمن و من محاسن الهند ، کان الثناء علیه کلمة اجماع والاعتراف بفضله لیس علیه نزاع ۳۳ح

"معقول و منقول علوم کے متبحر عالم، شرع کے دقائق و غوامض سے آگاہ، علوم میں راسخ، نقل احکام میں صاحب رائے تھے۔ ہندوستان میں علم فتوی میں یکتا تھے۔ ان کے تذکرے اور شہرت کا یہ عالم کہ تمام ممالک میں ان کی جلالت مسلمہ ہے ...... اپنے دور کے عجائب میں سے ہیں اور ہندوستان کی زینت بھی، وہ متفقہ اور مسلمہ عالم ہیں، ان کے فضل کے اعتراف میں کوئی اختلاف نہیں"۔

۱۰۔ علامہ شیخ عبدالفتاح ابوغدہ علامۃ الہند کے بارے میں لکھتے ہیں:

هذا الرجل امام فی العلم و امام فی کثرۃ التالیف المفیدۃ المتقنة مع قصر العمر فقد عاش تسعا و ثلاثین سنه و اربعة اشهر ۳۴ح

"یہ شخصیت علم میں امام، اسی طرح تالیفات مفیدہ میں بھی امام ہیں۔ حالانکہ ان کی عمر انتالیس سال چار ماہ ہوئی"۔

تصنیف و تالیف:

علامہ لکھنوی نے متعدد علوم و فنون پر نہایت ہی علمی اور قیمتی تصانیف و کتب تحریر کیں۔ کسی مسئلہ پر جس قدر وہ مواد فراہم کرتے ہیں اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ شیخ عبدالفتاح ابوغدہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی اہل علم ان کی کسی کتاب کا مطالعہ کرتا ہے تو محسوس کرتا ہے شاید انہوں نے ایک طویل عمر اس موضوع کے مطالعہ کے بعد ہی اسے تصنیف کیا ہے کیونکہ اس قدر مواد دوسری جگہ ملنا دشوار ہوتا ہے۔ ۳۵ح

سید سلیمان ندوی کہتے ہیں علامہ لکھنوی کی تصانیف میں دو چیزیں ایسی ہیں جو اس سے پہلے نہ تھیں۔

۱۔ کتاب کی ابتداء میں مقدمہ، جس میں ماتن و شارح کے احوال اور اس موضوع پر دیگر کتب کا تذکرہ

۲۔ کتاب پر حاشیہ اور تحقیق میں اس کے مختلف نسخوں سے استفادہ ۳۶ح

تصانیف کی تعداد:

ان کی تصانیف کی تعداد سو سے زائد ہے۔ ان کے شاگرد شیخ محمد عبدالباقی نے ان کی تعداد ۱۱۲ ذکر کی ہے۔ ۳۷ح

جب کہ شیخ عبدالفتاح کا کہنا ہے:

الف الامام اللکهنوی نحو مائة و خمسة عشر مولفاً

"امام لکھنوی نے تقریباً ۱۱۵ کتب تصنیف کیں"۔ ۳۸ح

لیکن مقدمہ الرفع والتکمیل میں مصنف کی زبانی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب کی تعداد ۱۰۷ شمار کیں ہیں۔ ۳۹ح

ڈاکٹر ولی الدین ندوی نے کتب کے بارے میں یہ تفصیل دی ہے۔ جس کے مطابق

ان کی تعداد ۱۲۰ بنتی ہے۔

	موضوع	تعداد
۱۔	عقائد	۴
۲۔	حدیث	۸
۳۔	اصول فقہ	۱
۴۔	فقہ	۵۰
۵۔	فرائض	۱
۶۔	رقائق	۱
۷۔	تاریخ و تراجم	۲۶
۸۔	السیرۃ	۲
۹۔	المو الید والوفیات	۳
۱۰۔	منطق و حکمت	۲۵
۱۱۔	مناظرہ	۲
۱۲۔	نحو	۲
۱۳۔	صرف	۵
کل تعداد		۱۲۰ ؎۴۰

ہم یہاں حدیث، اصول فقہ اور فقہ پر تحریر کردہ کتب کے اسماء اور ان کے مختصر تعارف پر اکتفا کر رہے ہیں۔

حدیث کے موضوع پر درج ذیل کتب ہیں:

۱۔الرفع و التکمیل فی الجرح و التعدیل :

مسائل جرح و تعدیل پر عظیم کام ہے۔ڈاکٹر نور الدین عتر کے بقول:

هو كتاب نفيس جدا في غاية الفائدة ؎۴۱

"بڑی قیمتی کتاب ہے اور نہایت ہی مفید ہے۔"

علامہ عبدالفتاح ابو غدہ رقمطراز ہیں:

هو اول كتاب الف في موضوعه ولم يسبق اليه على تمادى العصور ووفرة

الحفاظ النقاد المؤلفين في علوم الحديث ؎۴۲

"اس موضوع پر یہ ایسی کتاب ہے کہ اس سے پہلے اس کی مثل نہیں حالانکہ علوم حدیث کے بڑے بڑے ماہرین گزرے"۔

۲۔التعلیق الممجد علی موطا الامام محمد:

یہ مشہور حدیث کی کتاب موطا امام محمد کا حاشیہ ہے۔شیخ عبدالوہاب عبداللطیف اسی موطا پر تعلیق میں لکھتے ہیں:

للكهنوي تعليق جيد يسمى التعليق الممجد ؎۴۳

"شیخ لکھنوی نے موطا پر عمدہ حاشیہ لکھا ہے جس کا نام التعلیق الممجد ہے"۔

شیخ عبدالفتاح ابو غدہ کا کہنا ہے کہ کسی عالم کی لائبریری کا اس کتاب سے خالی ہونا بڑی محرومی ہے۔ ؎۴۴

شیخ محمد شاذلی کہتے ہیں:

هذا الشرح من احفل* الشروح مشحون بعيون المسائل قدم فيه مقدمه اودع فيها فوائد عديده۔ ؎۴۵

"یہ شرح بڑی کامل شرح ہے، قیمتی مسائل سے مالا مال ہے اور اس میں انہوں نے مقدمہ لکھا جو بہت سے فوائد پر مشتمل ہے"۔

۳۔خیر الخبر فی اذان خیر البشر:

کیا رسالت مآب ﷺ نے نماز کے لئے اذان دی یا نہیں۔یہ رسالہ اسی موضوع پر ہے۔

۴۔الاجوبۃ الفاضلہ للاسئلۃ العشرۃ الکاملہ:

علوم حدیث سے متعلق دس سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ مثلاً تعارض احادیث کے موقع پر۔

۱۔ کیا نسخ مقدم ہے یا جمع؟

۲۔ کیا جمع، ترجیح پر مقدم ہے یا ترجیح مقدم ہے؟ ۳۔وجوہ ترجیح کیا ہیں؟

۴۔ جب راوی اپنے سے مروی روایت کے خلاف عمل کرے تو علماء کا موقف اس بارے میں کیا ہے؟

۵۔ جب حدیث کے صحابی کا قول یا عمل معارض ہو تو کیا اس میں توقف کیا جائے گا یا نہیں؟

اسی طرح نہایت ہی اہم دس سوالات کا جواب علامہ نے اس کتاب میں دیا ہے۔

محقق کتاب شیخ عبد الفتاح ابو غدہ نے خوب کہا:

تضمن هذا الكتاب ابحاثا جامعة محررة لم ينهض للكتابة فيها على استكمال و اتقان غير الامام اللكهنوى فيما علمت۔ ۳۶

۵۔ الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعہ:

اس کتاب میں حدیث موضوع سے متعلقہ مسائل و احکام کا تذکرہ ہے، وضاعین اور اسباب وضع پر بڑی تفصیلی گفتگو ہے۔

۶۔ شرح الحصن الحصین:

امام حافظ شمس الدین ابو الخیر محمد بن شافعی المعروف امام ابن جزری المتوفی ۸۳۳ھ کی کتاب حصن الحصین کی شرح ہے۔

۷۔ ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی:

سید شریف جرجانی المتوفی ۷۹۲ھ نے اصول حدیث پر مختصر کتاب تصنیف کی علامہ لکھنوی نے اسے بہتر اختصار قرار دیتے ہوئے اس کی بسیط شرح لکھی۔ آپ کے شاگرد محمد عبد الباقی کا بیان ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے حافظ ابن حجر کی کتاب ''نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر'' مختصر ہے جب ظفر الامانی تیار ہو جائے گی تو ہم اسے نصاب میں شامل کریں گے۔ ۳۷

۸۔ دافع الوسواس فی اثر ابن عباس:

یہ رسالہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔

اصول فقہ پر کتب:

صدر شریعہ عبید اللہ بن مسعود المتوفی ۷۴۷ ہجری نے اصول فقہ پر ''تنقیح الاصول'' تحریر کی۔ پھر اس کی خود ہی شرح لکھی جس کا نام ''التوضیح فی حل غوامض التنقیح'' رکھا علامہ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی المتوفی ۷۹۲ھ نے اس کی ''التلویح'' کے نام پر مبسوط شرح لکھی، یہ کتاب مدارس نظامیہ کے نصاب میں شامل ہے۔ علامہ عبد الحی لکھنوی نے اس پر نہایت ہی مفید حاشیہ تحریر فرمایا۔

فقہ حنفی پر کتب:

فقہ خصوصاً حنفی فقہ پر علامہ نے بڑا کام کیا۔ اس موضوع پر انہوں نے پچاس کتب تصنیف کیں، ان میں سے چند کے نام اور مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ احکام القنطرہ فی احکام البسملہ

بسم اللہ، کے معنی و مفہوم اور اس کے احکام و مسائل پر مشتمل ہے۔

۲۔ افادة الخير فى الاستياك بسواك الغير

کیا آدمی کسی دوسرے کا مسواک استعمال کر سکتا ہے؟

۳۔ الافصاح عن شهادة المراة فى الارضاع

ایک خاتون سے کوئی مرد نکاح کرنا چاہتا ہے وہ کہتی ہے کہ میں نے اسے دودھ پلایا ہے۔ لیکن اس پر گواہ نہیں کیا نکاح ہو سکتا ہے؟

۴۔ اقامة الحجة على ان الاكثار فى التعبد ليس ببدعة

اس موضوع پر کام ہے کہ بزرگوں کا کثرت سے عبادت کرنا بدعت نہیں بلکہ سنت کے تحت آتا ہے۔

۵۔ امام الكلام فيما يتعلق بالقراة خلف الامام

کیا امام کے پیچھے مقتدی پر قرأت لازم ہے یا نہیں؟

۶۔ الانصاف فى حكم الاعتكاف

احکام اعتکاف کا بیان ہے۔

۷۔ تحفة الاخيار فى احياء سنة سيد الابرار

سنت کے مفہوم اور مسئلہ تراویح پر تفصیلی بحث ہے۔

۸۔ تحفة الطلبة فى تحقيق مسح الرقبه

وضو میں گردن کا مسح جائز ہے یا منع؟

۹۔ تحفة كلمة على حواشى تحفة الطلبه

یہ سابقہ کتاب پر حاشیہ و تعلیق ہے۔

۱۰۔ تحفة النبلاء فى جماعة النساء

کیا خواتین کی جماعت جائز ہے؟ علامہ نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ عمل جائز ہے۔

اذان کے بعد تثویب، مستحسن ہے

۱۲. تدویر الفلک فی حصول الجماعۃ بالجن و الملک

انس و جن کی ایک دوسرے کی اقتدار کرنا کیسا ہے؟

۱۳. ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان

تمباکو کے استعمال میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم نے اسے حرام، بعض نے مطلق جواز کا قول ہے علامہ نے راہِ اعتدال اپنانے کی بات کی ہے۔

۱۴. القول الجازم فی سقوط الحد بنکاح المحارم

نکاح محارم پر سقوط حد کا بیان ہے۔

۱۵. التعلیق علی القول الجازم

سابقہ کتاب پر حاشیہ بھی تحریر کیا، یہ اصل کتاب کے ساتھ ہی مطبوع ہے۔

۱۶. حاشیہ الھدایہ

امام مرغینانی نے فقہ حنفی پر بڑے مبسوط کتاب ہدایہ کے نام سے مرتب فرمائی ہے اس کی چار جلدیں ہیں اس پر علامہ نے حاشیہ تحریر کیا ہے۔ ابتدائی دو جلدوں پر ان کا ہے اور آخری دونوں پر ان کے والد گرامی کا حاشیہ ہے۔

۱۷. حسن الولایۃ بحل شرح الوقایہ

شرح وقایہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہے اس پر آپ نے حاشیہ تحریر فرمایا۔

۱۸. السعایۃ فی کشف ما فی شرح الوقایہ

یہ بھی شرح وقایہ کی مبسوط شرح ہے اسے مکمل نہ کر پائے۔ باب القراۃ تک ہے۔

۱۹. حاشیہ علی الجامع الصغیر

امام محمد نے فقہ حنفی پر الجامع الصغیر مرتب کی ہے۔ علامہ نے اس پر نہایت ہی قیمتی حاشیہ لکھا۔

۲۰. ردع الاخوان عن محدثات اخر جمعہ رمضان

کچھ لوگ رمضان کے آخری جمعہ میں قضا عمری پڑھتے ہیں یعنی ایک نماز نفل ادا کرتے ہیں جس کے بعد یہ تصور کر لیتے ہیں کہ اس کے بعد عمر بھر کی نمازوں کی قضا کی ضرورت نہیں رہتی علامہ نے اس کے رد میں کتاب تحریر فرمائی۔

۲۱. زجر ارباب الریان عن شرب الدخان

کچھ لوگوں نے یہ رائے دی کہ دوران روزہ حقہ پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا علامہ

موصوف نے اس کے رد میں یہ رسالہ تحریر فرمایا۔

۲۲. زجر الشبان عن ارتکاب الغیبہ

غیبت بہت بڑا گناہ ہے، مسلمانوں میں اس کی برائی کا احساس ختم ہوتا جا رہا ہے۔ علامہ نے غیبت کے موضوع پر کتاب تحریر فرما کر اہل اسلام کی بڑی خدمت کی ہے۔

۲۳. سباحۃ الفکر فی الجھر بالذکر

ذکر میں اختلاف ہے کہ اسے بلند آواز میں کیا جانا چاہیے یا نہیں؟ علامہ نے اس موضوع پر کام کر کے راہِ اعتدال اپنانے کی تلقین کی ہے۔

۲۴. عمدۃ الرعایہ فی حل شرح الوقایہ

یہ بھی شرح وقایہ کی شرح ہے۔

۲۵. عمدۃ النصائح فی ترک القبائح

برائیوں کی قباحت پر کام ہے۔ مثلاً حسد، قطع رحمی، بخل، تکبر، جھوٹ، غصہ، وغیرہ

۲۶. غایۃ المقال فیما یتعلق بالنعال

نعلین سے متعلق احکام کی تفصیل ہے۔ اس میں رسالت مآب ﷺ کے نعل مبارک کے بارے میں بھی کافی مواد موجود ہے۔

۲۷. الفلک الدوار فی رؤیۃ الھلال بالنھار

اگر تیس شعبان کو دن میں چاند نظر آ جائے تو کیا رکھا ہوا روزہ توڑ دیا جائے یا جاری رکھا جائے۔

۲۸. الفلک المشحون فیما یتعلق بانتفاع المرتھن بالمرھون

کیا مرتھن، مرھونہ شی سے استفادہ کر سکتا ہے؟

۲۹. القول الاشرف فی الفتح من المصحف

کیا مقتدی قرآن کھول کر امام کی قرات میں لقمہ دے سکتا ہے؟

۳۰. القول المنثور علی القول المنشود

۳۱. القول المنشور فی ھلال خیر الشھور

دونوں چاند کے بارے میں ہیں۔

۳۲. الکلام الجلیل فیما یتعلق بالمندیل

وضو کے بعد تولیہ کا استعمال جائز ہے؟

مجموعہ الفتاوی

تین حصص پر مشتمل فتاوی بھی آپ کی تصانیف میں ہے۔

۳۴۔ نخبہ الانظار علی تحفہ الاخیار

یہ تحفۃ الاخیار پر حاشیہ ہے۔

۳۵۔ نزھۃ الفکر فی سبحہ الذکر

ذکر کے لیے تسبیح کے جواز کا بیان ہے۔

حواشی

۱۔ آثار الاول از محمد قیام الدین ص ۷ (۲)۔ تذکرہ علماء فرنگی محل مولوی عنایت اللہ (۳)۔ سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان للزبیدی، ج ۲، ص ۳۹ (۴)۔ الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند، ص ۱۶ (۵)۔ علم الحدیث فی الہند، ص ۵۲ (۶)۔ تذکرہ علماء فرنگی، ص ۱۳۰ (۷)۔ مقدمہ السعایہ، ص ۳۱ (۸)۔ مقدمہ التعلیق الممجد، ص ۳۸ (۹)۔ مقدمہ التعلیق الممجد، ص ۳۸ (۱۰)۔ حسرۃ العالم بوفاۃ مرجع العالم، ۸۲ (۱۱)۔ مقدمہ السعایہ، ص ۳۱ (۱۲)۔ النافع الکبیر، ص ۱۵ (۱۳)۔ مقدمہ السعایہ، ص ۳۱ (۱۴)۔ الرفع والتکمیل، ص ۲۷ (۱۵)۔ مقدمہ الہدایہ، ص ۱۴ (۱۶)۔ کنز البرکات از محمد حفیظ اللہ بندوی، ص ۹ (۱۷)۔ حسرۃ العالم، ص ۹۰ (۱۸)۔ مقدمہ تعلیق الممجد، ص ۱۱ (۱۹)۔ القول المنشور، ص ۱۰ (۲۰)۔ النافع الکبیر، ص ۱۵۴ (۲۱)۔ کنز البرکات، ص ۳۳ (۲۲)۔ الیاقوت والمرجان فی ذکر علی سیوان ص ۱۰ (۲۳)۔ نزھۃ الخواطر، ج ۸، ص ۱۹۳ (۲۴)۔ کنز البرکات، ص ۶ (۲۵)۔ حسرۃ الفحول بوفاۃ نائب الرسول، ص ۸ (۲۶)۔ الفہرس الفہارس، ج ۲، ص ۴۲۹ (۲۷)۔ معجم المؤلفین، ج ۱۱، ص ۳۸ (۲۸)۔ الاعلام، ج ۷، ص ۵۹ (۲۹)۔ مقدمہ علی نصب الرایہ، ص ۴۹ (۳۰)۔ حدائق الحنفیہ، ص ۴۸۵ (۳۱)۔ نزھۃ الخواطر، ج ۸، ص ۱۹۳ (۳۲)۔ مقدمہ الرفع التکمیل، ص ۳۹ (۳۳)۔ نزھۃ الخواطر، ج ۸، ص ۲۳۵ (۳۴)۔ مقدمہ التعلیق الممجد، ج ۱، ص ۳۱ (۳۵)۔ مقدمہ التعلیقات الحافلہ، ص ۱۴ (۳۶)۔ علم الحدیث بالہند، ص ۹۴ (۳۷)۔ تحفہ خیر العمل، ص ۴۲ (۳۸)۔ مقدمہ علی سباحۃ الفکر، ص ۵ (۳۹)۔ امام عبدالحی الکھنوی، ص ۱۶۵ (۴۰)۔ مجمع الثقافۃ فی علوم الحدیث، ص ۱۱۵ (۴۱)۔ مقدمہ علی سباحۃ الفکر، ص ۵ (۴۲)۔ مقدمہ علی موطا، ص ۲۶ (۴۳)۔ مقدمہ علی التعلیق الممجد، ص ۳۳ (۴۴)۔ مقدمہ علی موطا، ص ۷۱ (۴۵)۔ مقدمہ الاجوبہ، ص ۱۹ (۴۶)۔ حسرۃ الفحول، ص ۳۹

حضرت معاویہ کی آثار نبوی ﷺ سے محبت ۲۷۶
یارسول اللہ ﷺ مجھے اپنے جسم کے ساتھ مس کرنے والے کپڑے میں کفن دیجیے ۲۷۷
حضور ﷺ سے ایک صحابی کا کفن کے لیے چادر مانگنا ۲۷۸
ایک صحابی کا آثار شریفہ سے محبت ۲۷۸
حضرت ابومحذورہ الجمعی اور نسبت مصطفیٰ کا ادب ۲۷۸
حضرت خالد بن سعید بن العاص اور آثار نبوی ﷺ ۲۷۹
حضور ﷺ کا عمامہ مبارک میرے کفن میں رکھ دینا ۲۷۹
نبی کریم ﷺ نے اپنے تبرکات خود بھی تقسیم فرمائے ۲۸۰
ساری دنیا ایک طرف نسبت محبوب ایک طرف ۲۸۰
تبرکات نبوی ﷺ کی فکر اور خالد بن ولید ۲۸۰
حضور ﷺ کے تبرکات کی بے ادبی کفر ہے ۲۸۰
نسبت کے لیے شہرت ہی کافی ہے ۲۸۱
خصوصاً نعلین شریف کے متعلق صحابہ کرام اور بزرگوں کے اقوال ۲۸۱
حضرت عبداللہ بن مسعود اور نعلین نبوی ﷺ ۲۸۱
نعلین شریف کے نقش کی برکات ۲۸۱
درد کا فی الفور ختم ہو جانا ۲۸۱
خزینہ برکات ودافع البلیات ۲۸۲
نظر اور جادو سے نجات ۲۸۲

زیارت رسول ﷺ کا وسیلہ ۲۸۲
حفظ وامان کی ضمانت ۲۸۲
وقار وعزت کا حصول ۲۸۲
شفائے بیماراں ۲۸۳
ساری دولت نعلین شریف پر تصدق ۲۸۳
اہل دمشق مصائب کے وقت اس نعلین پاک کی طرف رجوع کرتے ۲۸۴

مقالہ،۹: اسلام اور خدمت خلق

پیش لفظ ۲۸۹
اسلام اور خدمت خلق ۲۹۱
۱۔ مسلمان سے تکلیف دور کرنا ۲۹۲
۲۔ تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرنا ۲۹۲
۳۔ مسلمان کے عیوب پر پردہ ۲۹۳
۴۔ مسلمان بھائی کی مدد ۲۹۳
دس سالہ اعتکاف سے بہتر ۲۹۴
پچھتر کا دعا کے لیے تقرر ۲۹۵
ہر قدم پر گناہ معاف اور درجہ بلند ۲۹۵
گناہوں سے پاکیزگی ۲۹۶
روز قیامت ثابت قدمی ۲۹۶

الله کے عذاب سے محفوظ ۲۹۷
دوزخی کے لیے شفاعت ۲۹۷
نعمتوں کا چھن جانا ۲۹۸
بھوکے کو کھانا کھلانا ۲۹۸
سب سے بہتر اسلام ۲۹۹
جنت میں اعلیٰ رہائش ۲۹۹
گناہ جھڑتے ہیں ۳۰۰
سب سے افضل صدقہ ۳۰۰
جنت کے خصوصی دروازہ سے داخلہ ۳۰۰
دخول جنت کا سبب ۳۰۱
لقمہ پہاڑ کی مانند ۳۰۱
کھانا کھلانے سے تین آدمی جنتی ۳۰۱
اللہ تعالیٰ فخر فرماتا ہے ۳۰۲
دوزخ اور سات خندقیں ۳۰۲
اللہ تعالیٰ کے محبوب کا عمل ۳۰۲
جنت کا پھل ۳۰۳
عرش کا سایہ ۳۰۳
جنتی خصائل ۳۰۳
رب کریم کا فرمان مجھے کھانا کیوں نہ کھلایا ۳۰۴
مخلوق خدا کو پانی پلانا ۳۰۵

پیاسا کتا اور بخشش ۳۰۵
پانی کا صدقہ ۳۰۶
مخلوق کو پانی پلاؤ ۳۰۶
پانی کا انتظام ۳۰۶
پانی کے انتظام پر ثواب ۳۰۶
نو چیزوں کا صدقہ جاریہ ۳۰۷
ننگے کو کپڑا پہنانا ۳۰۷
مسلمان کو خوش کرنا ۳۰۸
بخشش کا ذریعہ ۳۰۹
افضل عمل ۳۰۹
اللہ تعالیٰ کی خوشی ۳۰۹

مقالہ ۱۰: مولانا عبدالحئی لکھنوی کی حیات وخدمات

خاندانی پس منظر ۳۱۵
علمی خاندان ۳۱۵
علماء کا مرکز ۳۱۶
آپ کے والد اور استاد مولانا عبدالحلیم لکھنوی ۳۱۶
آغاز تدریس ۳۱۷
مدرسہ امامیہ حنفیہ میں ۳۱۷
مدرسہ نظامیہ میں ۳۱۷
زیارت حرمین شریفین ۳۱۷